حِمَايَةُ أَوْلَادِنَا مِنَ الْمُخَدِّرَاتِ

اپنے بچوں کو نشہ کی لَت سے بچانے اور منشیات سے محفوظ رکھنے میں اپنا کردار ادا کیجئے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحَلَّ الطَّيِّبَاتِ، وَحَرَّمَ الْمُخَدِّرَاتِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ:(وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ)[(١)].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! رب ذوالجلال والاکرام نے اپنے بندوں کے لیے پاکیزہ اور طیّب چیزیں حلال کی ہیں اور گندگی اور خباثت والی تمام اشیاء حرام قرار دی ہیں چنانچہ اللہ ربُّ العزت نے اپنے نبیﷺ کی شان میں فرمایا ہے: وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ)[(٢)]. اور وہ (اپنے رب کے حکم سے) لوگوں کے لئے پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتے ہیں اور خباثت اور گندگی والی چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں۔ پھر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اپنے اثرات کے اعتبار سے بدترین چیز منشیات ہیں اور اپنے خطرات کے لحاظ سے انتہائی خطرناک شئ نشہ آور مادے ہیں کیونکہ نشہ آور چیزیں انسان کی دینی گرفت اور اس کے اخلاقی شعور کو کمزور کردیتی ہیں پس نشہ کرنے والا اپنے رب کی کھلی نافرمانی کرتا ہے وہ اپنے کو ہر قسم کا نقصان پہونچاتا ہے اسی طرح وہ

(١) البقرة: ٢٨١.
(٢) الأعراف: ١٥٧.

اپنے والدین کے مقام و مرتبے کا لحاظ نہیں رکھتا اور نہ دوسروں کی عزت وآبرو کو کوئی اہمیت دیتا ہے
وہ نہ اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق کی رعایت کرتا ہے نہ اپنی بیوی کو راحت وسکون
پہونچاتا ہے اور نہ اپنے بچوں پر رحمت وشفقت کرتا ہے چنانچہ نشہ کی لَت کے باعث امن وسکون
والے خاندان مکمل بے چینی کا شکار ہوجاتے ہیں متحد اور مضبوط فیملی کا شیرازہ بکھر جاتا ہے اور فیملی
کے افراد انتہائی تکلیف اور دشواری میں مبتلا ہوجاتے ہیں ۔ میرے عزیز بھائیو! انہیں تمام آفات
ومصائب سے بچانے کے لئے باری تعالیٰ نے منشیات کو حرام کیا ہے اور ہر ایسی چیز سے منع کیا ہے جو
عقل وشعور کو ختم کردے اور اسے زائل کردے یا اسے متاثر کردے اور دماغ کو غیر حاضر بنادے اللہ
ربُّ العزت نے اسکو گندہ اور شیطانی کام قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے(رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ
الشَّيْطَانِ) (یہ سب) ناپاک شیطانی کام ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آگے ہمیں ہر نشہ آور
چیز سے بچنے کا حکم دیا ہے اور عقل میں فتور پیدا کرنے والے ہر مادے سے دور رہنے کی تاکید کی ہے
چنانچہ ارشاد ہے:(فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)[1]. لہذا ان سے بچو تاکہ تم لوگ فلاح کو پہونچو
اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کرنے والو! نشہ خوری بہت بری لَت ہے اس کے
نتائج بڑے بھیانک ہوتے ہیں، پس ضروری ہے کہ نئی نسل کو اس لَت سے بچانے کی بھرپور کوشش
کی جائے اس سلسلے میں والدین پر بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو منشیات سے محفوظ
رکھیں نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کا ارشاد ہے:«إِنَّ اللَّهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ،
أَحَفِظَ أَمْ ضَيَّعَ، حَتَّى يَسْأَلَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ»[2]. اللہ تعالی ہر نگراں اور نگہبان

(١) المائدة : ٩٠ .
(٢) صحيح ابن حبان: ٤٤٩٣.

سے اس چیز کے متعلق پوچھ گچھ کرے گا جس کا اسے نگراں بنایا ہے کہ آیا اس نے اسکی حفاظت کی یا اسے ضائع کردیا حتی کہ آدمی سے اسکے اہل خانہ کی (تعلیم وتربیت) کی بابت بھی پوچھ گچھ کرے گا ،پس ماں باپ پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کے تئیں اپنی ذمہ داری پوری کریں ان کی بہترین سرپرستی کریں، ان کے ساتھ بیٹھیں ،ان کے دل کی بات سنیں ،ان کی بھرپور حفاظت کریں ،ان کے شعور کو بیدار کرتے رہیں، ان کی خیرخواہانہ رہنمائی کرتے رہیں،ان کے اخلاق وکردار کا جائزہ لیتے رہیں اوران کے دوستوں کے بارے میں علم رکھیں نبی رحمۃٌ لِلّعٰلمِیْن ﷺ کا فرمان ہے :«الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ، فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ»(۱) آدمی اپنے دوست کے دین ومذہب پر ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو اس پر ضرور غور کرنا چاہیئے کہ وہ کس سے دوستی کررہا ہے، اسی طرح والدین پر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی درسی کیفیت اوران کی تعلیمی حصولیابیوں کا جائزہ لیتے رہیں اور ان پر زور دیں کہ وہ اپنا وقت نفع بخش مطالعہ میں صرف کریں جس سے ان کی صلاحیت اور معلومات میں اضافہ ہو نیز وہ اپنا وقت ایکسرسائز اورورزش میں لگائیں جس سے ان کے جسم کو قوت وطاقت حاصل ہواور بچوں کو مفید کورسز کی بھی ترغیب دیتے رہیں جو ان کی صلاحیتوں کو جِلا بخشے ایسے ہی ماں باپ پر ضروری ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے بچوں کو بزرگوں کی مجلس اور اجتماعی تقریبات میں ساتھ لیکر جائیں اس سے ان کی شخصیت کی تشکیل وتعمیر ہوگی، ان کے تجربات میں اضافہ ہوگا اور ان کے اندر خالص عادات اور پاکیزہ روایات پختہ ہوں گی اور معاشرے میں درآئے بیرونی افکار وخیالات سے ان کی حفاظت ہوگی۔ اب ہم باری تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں

(۱) أبو داود: ٤٨٣٣.

کہ وہ ہمارے بچوں اور بچیوں کو دین ودنیا کی کامیابی عطا فرمائے اور ان کو منشیات سے مکمل طور پر محفوظ رکھے نیز ہم سب کو اپنی اور اپنے نبی محمد ﷺ کی مکمل اطاعت کی توفیق عطا فرمادے اور ان کی اطاعت کی بھی توفیق دیدے، جنکی اطاعت کا اس نے حکم دیا ہے

(سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ* وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ* وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ).

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ اقْتَدَى بِهَدْيِهِ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

حضراتِ گرامی ! میرے مؤمن بھائیو! گھر اور خاندان بچوں اور بچیوں کی پہلی تربیت گاہ اور پہلا مدرسہ ہوتا ہے بچوں کی نگاہ سب سے پہلے گھر اور گھریلو ماحول ہی پر پڑتی ہے پس خوبیوں کے ساتھ بچوں کی پرورش کرنے اور اعلیٰ اقدار پر ان کی تربیت کرنے میں گھر کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے اور ان کے اقوال و افعال میں پاکیزہ اخلاق پختہ کرنے نیز ان کے اندر شریفانہ خصلت کے بیج بونے میں فیملی کا بہت بڑا رول ہوتا ہے اسی طرح ان کے رویے کو درست رکھنے اور ان کی شخصیت کو نکھارنے میں گھر کا بہت بڑا حصہ ہوتا ہے کسی عربی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

وَيَنْشَأُ نَاشِئُ الْفِتْيَانِ مِنَّا *** عَلَى مَا كَانَ عَوَّدَهُ أَبُوهُ[١]:

---

(١) هو أبو العلاء المعري.

ہمارے نوخیزوں کی پرورش اسی خصلت وخوبی پر ہوتی ہے جو خصلت اس کے باپ نے اس کے اندر پیدا کی ہے اور اسے جس خوبی کا عادی بنایا ہے

پس چھوٹے بچے کو اس کی ضرورت ہوتی ہے اس کے والدین اور بڑے بھائی بہن اس پر شفقت کریں مسلسل اس کا شعور بیدار کرتے رہیں اور اس کی تعلیمی کیفیت پر برابر نظر رکھیں اور یہ چیز ماں باپ اور بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ صبر کریں اور ان نونہالوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے: «إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ»[1]. بلاشبہ نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے سنوار دیتی ہے اور نرمی جس چیز سے بھی نکال لی جاتی ہے (اور اس میں سختی آجاتی ہے تو) وہ سخت گیری اس میں بگاڑ پیدا کردیتی ہے، اسی طرح نوجوانوں کو کسی ایسے خیر خواہ کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کی بات کو غور سے سنے ان کے ساتھ حکمت اور بُردباری سے بات چیت کرے ان سے قریب رہے اور ان کو حرج میں ڈالے بغیر نزدیک سے ان کے کردار وعمل کا جائزہ لیتا رہے اس اندازِ تربیت میں ہمارے بچوں اور بچیوں کی مکمل رعایت وحمایت ہے اس طرح بچوں کا مستقبل روشن ہوگا اس سے ہماری معاشرتی شناخت اور پاکیزہ روایات کا تحفظ ہوگا بچوں میں دینی واخلاقی شعور بیدار ہوگا اور ہم سب کو دین ودنیا کی ترقی اور اللہ کی خوشنودی حاصل ہوگی *** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ

(١) مسلم: ٢٥٩٤.

وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ، وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ. اللَّهُمَّ احْفَظِ الْبَنِينَ وَالْبَنَاتِ مِنَ الْمُخَدِّرَاتِ، وَنَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ السَّلَامَةَ مِنْ هَذِهِ الْآفَةِ وَأَضْرَارِهَا. اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى، وَالْعِفَافَ وَالْغِنَى، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ، وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدَ، وَالشَّيْخَ رَاشِدَ، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيْخَ مَكْتُومَ، وَالشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.